گمراہ کسے کہتے ہیں۔۔۔

اس کتاب کے پانچ حصے ہیں۔
(حصہ اول)۔۔گمراہ کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔
(حصہ دوم) رسول ﷺ نے ہمیں کس طرح گمراہی سے نکالا؟ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔
(حصہ سوم)۔۔اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کس چیز کے زریعے لوگوں کو اندھیرے سے روشنی میں لانے کی اجازت دی۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔
(حصہ چہارم)۔۔اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر رہنے والوں کو دوٹوک جواب؟اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔
(حصہ پنجم)۔۔ہمارا ولی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

گمراہ کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

تمہید

خواتین وحضرات

آج جب میں اپنے معاشرے کو دیکھتی ہو۔تو مجھے اپنا معاشرہ آج سے چودہ سو سال پہلے کے معاشرے سے کہیں زیادہ بدتر نظر آتا ہے۔جنگل کے معاشرے جیسا گھناؤنا نظر آتا ہے۔ بلکہ سب کو ہی ایسا نظر آتا ہے۔لوگ بہت کرب اور تکلیف میں مبتلا ہو کر سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔کہ آخر ہمارا معاشرہ اتنا بگڑ کیسے گیا۔اتنا گھناؤنا کیسے ہوگیا۔پولیس فوج اور حکومت کے ہوتے ہوئے اتنا جنگلی کیسے ہوگیا۔

لوگ جانوروں سے بدتر کیوں ہوگئے۔

میرا آپ سے سوال ہے۔کہ جب آپ بچوں کو ابتدائی کلاسوں میں غلط گنتی سکھائیں گے۔اور ان سے کہیں گے۔کہ دو اور دو سات ہوتے ہیں۔تین اور تین دس ہوتے ہیں ۔چار اور چار زیرو ہوتا ہے۔پانچ اور پانچ چھ ہوتا ہے۔پھر آپ اسے حساب کے لیے سو کا نوٹ دیں یا ہزار کا یا لاکھ کا دیں۔وہ سب کا حساب غلط ہی کرے گا۔کیا آپ اپنے اکاؤنٹ کا حساب ایسے انسان کے حوالے کردیں گے۔وہ تو آپ کے اکاؤنٹ کا ستیاناس کردے گا۔

خواتین وحضرات

یہی حال ہماری تربیت کا ہوا ہے۔قرآن پاک جو ہماری روحانی تربیت کے لیے آیا تھا۔نفسیاتی تربیت کے لیے آیا تھا۔معاشرتی تربیت کے لیے آیا تھا۔دنیا اور آخرت میں انسان کو کامیاب بنانے کے لیے آیا تھا۔اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نصیحتیں تھیں۔

ہم وہ بدنصیب لوگ ہیں۔کہ ہم نے اپنا قرآن پاک اُن لوگوں کے حوالے کر رکھا ہے جن کے پاس قرآن پاک کے بارے میں معلومات غلط گنتی جیسی ہیں ان کی وجہ سے ہمارے پاس قرآن پاک کے بارے میں معلومات غلط گنتی جیسی ہیں۔اس لیے ایک گمراہ معاشرہ تخلیق ہو رہا ہے۔زرا قرآن پاک خود کھولیں۔آپ کے سامنے خود ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔

میں حیران ہوں کہ لوگ قرآن پاک کی تشریح اس قدر غلط کرتے ہیں۔اور تفسیر اس قدر غلط بیان کرتے ہیں جو کسی طرح بھی ترجمے سے میچ نہیں ہوتی۔بلکہ قرآن پاک کی

سراسر مخالفت ہوتی ہے ۔ان پر آج تک کوئی مقدمہ نہیں بنا اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر کٹی ہے۔میں گزرے ہوئے زمانے کے لیے تو کچھ نہیں کر سکتی مگر آنے والے زمانے کو دعوت دیتی ہوں تا کہ وہ خود قرآن پاک کھولیں اور ہماری آنے والی نسلیں معاشرتی اور نفسیاتی لحاظ سے ہدایت یافتہ ہو۔سیدھے استے پر ہو۔اور گمراہ نہ ہو۔

خواتین وحضرات

شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا ۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔
تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ فرقے نہیں بنانے۔ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ فرقے بنانا درست ہے ۔قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ دین میں فرقے بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔انہوں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں ہی فرقے بنالیے۔قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔جن میں روزانہ اضعافہ ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اور اس طرح نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے۔مشرک ہے۔ظالم ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔اور دوزخی ہے۔کیونکہ قرآن پاک سے بڑی بات اور کسی کی ہو ہی نہیں سکتی۔کیونکہ قرآن پاک سے عظیم بات اور کسی کی ہو ہی نہیں سکتی۔کیونکہ قرآن پاک سے اونچی بات اور کسی کی ہو ہی نہیں سکتی۔کیونکہ قرآن پاک سے بڑا حکم اور کسی کا ہو ہی نہیں سکتا۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے ۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کر رہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر آپ نے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔کیونکہ رسول ﷺ ہمارے پاس قرآن پاک لائے ہیں نہ کہ نام نہاد مفسر۔رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کا پیغام دیا۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔نہ کہ نام نہاد مفسروں کی غلامی کا پیغام دیا۔نام نہاد مفسر تو وہ لوگ ہیں۔جنہیں تفسیر اور تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں۔
میرا آپ سے سوال ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور سب لوگ مل کر مظبوطی سے قرآن پکڑ لو۔کیا اس بات کی یہ تشریح ہے کہ فرقے

بنالواورانہیں مظبوطی سے پکڑلو۔انہوں نے تواللہ تعالیٰ کے حکم کے الٹ کام کیا۔اگر میں کسی بچے سے کہوں کہ دریا کے پاس نہ جانا تو کیااس کی تفسیر یاتشریح یہ ہوگی۔کہ دریامیں جا کر چھلانگ لگادو۔اگر بچے نے مجھ پر یہ الزام لگایا۔تواس بچے سے بڑا گمراہ اور کوئی ہوہی نہیں سکتا۔اس بچے سے بڑا شیطان کوئی ہوہی نہیں سکتا۔

یہ نام نہادمفسر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔شیطان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا۔فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اپنے سچے رب اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔۔جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردے گا۔اوران کی حالت درست کردے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اوراور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست سمجھتے ہیں کہ وہ دین کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔حالانکہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔ فرقہ پرستوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔کہ انہوں نے فرقے کیوں بنائے ہیں۔بس وہ بہت خوش ہیں کہ وہ دین کا کام کررہے ہیں۔ ایسے تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ جواب دے رہیں ہیں۔

آل عمرآن آیات 187 تا 188 پارہ 4

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اوراسے چھپانا نہیں ہے۔توانہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔اورانہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔بہت برا ہے جووہ لیتے ہیں ۔آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کو جو خوش ہوتے ہیں جواس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔وہ کام جوانہوں نے نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اورانکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اوراسے چھپانا نہیں ہے۔توانہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔اورانہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔بہت برا ہے جووہ لیتے ہیں ۔

آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کو جو خوش ہوتے ہیں جواس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔وہ کام جوانہوں نے نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پیغام اُن لوگوں کے نام بھی ہے۔جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔جنہوں نے قرآن پاک کو چھپایا مثلاً اہل کتاب جو چھپانے کے ساتھ ساتھ آیات کو سمجھنے کے بعد بدل دیتے تھے اور یہ پیغام قیامت تک آنے والے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے نام بھی ہے۔کہ وہ خود کو بہت مبارک خیال کرتے ہیں۔حالانکہ ان کو جس کام کا حکم دیا گیا تھا۔وہ انہوں نے کیا ہی نہیں۔یہ بڑے خوش ہیں۔حالانکہ انہوں نے اطیع الرسول کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے۔اور وضاحت سے قرآن پاک بیان ہی نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ دین کی خدمت کررہے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا تھا قرآن پاک کا پیغام دیا تھا انہوں نے یہ پیغام تو لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں پھر وہ کس کارنامے پر خوش ہوتے ہیں۔جو فرقوں کی غلامی پر وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔اور قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔اس کام پر خوش ہیں

ایسے لوگوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ہی ختم کردیا ہے۔ان لوگوں کا تو رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔خامخواہ ہی اپنی نظروں میں مبارک بنے

بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ کفر کس طرح سے جاری وساری ہے۔اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ سے پھر گیا ہے یعنی مرتد ہو گیا ہے۔قرآن سے مرتد ہو گیا رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو گیا ہے۔تو اسی بات کے لیے قیامت کا دن یعنی دین کا دن مقرر ہے۔جس دن اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے گا۔ اگر یہ لوگ رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔تو یہ رسول ﷺ کی اطاعت تھی۔کیونکہ رسول ﷺ قیامت تک کے لیے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔جبکہ نام نہاد مفسروں نے لوگوں تک اپنے باپ دادا کا پیغام پہنچایا ہے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت قرار دیا ہے۔حالانکہ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔رسول ﷺ کی اطاعت تب تھی جب یہ قرآن پاک کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔قرآن پاک کے مطابق کسی رسول نے بھی فرقوں کی غلامی کا درس نہیں دیا ہے۔بلکہ سب رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا ہے اور رسول ﷺ نے بھی ایک رب کی غلامی کا درس دیا۔

سورہ توبہ آیت 31 پارہ 11

اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنا لیا تھا۔اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھی۔اور انہیں صرف اس قدر حکم دیا گیا تھا۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ غلامی کرو ۔کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ پاک ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قوم کو بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا تھا۔مگر انہوں اپنے عالموں اور درویشوں اور حضرت عیسیٰؑ کو اپنا رب بنا لیا تھا حالانکہ ان کو صرف ایک بات کا حکم دیا گیا تھا۔مگر انہوں نے بھی ہماری طرح اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنا لیا تھا۔اور حضرت عیسیٰ کو بھی۔ہم نے رسول کی اطاعت کی آڑ میں نام نہاد مفسروں کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔اور یہ فرقہ پرست ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت کا درس اس طرح دیتے ہیں۔اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت ایک ہی بات ہے۔کیا دونوں ہی اللہ تعالیٰ ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا۔اس طرح نام نہاد مفسروں کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔ان کے عالموں اور درویشوں نے لوگوں کو شرک پر لگایا چونکہ لوگوں نے ان کی بات کو مانا اس طرح شرک کا ارتکاب ہوا۔جبکہ عیسیٰؑ نے انہیں ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا تھا۔جس طرح ہمیں رسول ﷺ نے ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا ہے۔

سورہ کہف آیت 110 پارہ 16

کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔میری طرف وحی کی جاتی ہے۔کہ بیشک تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔اسے چاہیے۔کہ وہ صالح عمل کرے۔اور اپنے رب کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔اگر آپ نے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا اور اللہ تعالیٰ کی غلامی نہ کی اور اپنے نام نہاد مفسروں کی غلامی کی تو آپ نے شرک کیا۔مشرک ہو گئے۔کفر کیا۔اللہ تعالیٰ وہ زات ہے جس سے ہم نے لازمی ملاقات کرنی ہے۔جس طرح پہلے لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو اپنا رب بنا لیا تھا اسی طرح ہم بھی نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر کے شرک کر رہے ہیں۔اس کے لیے اسی آیت سے مثال دینا چاہوں گی۔کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔میری طرف وحی کی جاتی ہے۔کہ بیشک تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔اسے چاہیے۔کہ وہ صالح عمل کرے۔اور اپنے رب کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا سچا حکم پڑھ کر سنایا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے لوگوں کو یہیں روک لیا۔کہ رسول انسان تھے کہ نور تھے۔اسی بات میں لڑائی ڈال دی۔اور لوگوں تک پورا پیغام پہنچنے ہی نہیں دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا جواب تو

آچکا ہے۔کہ رسول ﷺ انسان ہے اب جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانے گا۔وہ ایمان والا ہے۔اور جو اس کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

آپ نے دیکھا کہ سب سے پہلے نام نہاد مفسر خود کافر بنا۔یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنا۔پھر اس کے بعد جن لوگوں نے اس کی اطاعت کی۔وہ مشرک بن گئے۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر کی غلامی کی۔غور کریں کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔اور نام نہاد مفسروں نے کس الجھن میں ڈال دیا۔حالانکہ اس پورے پیغام میں ہماری دنیاوی اور آخرت کی زندگی کا راز پوشیدہ تھا۔جس کا نام نہاد مفسروں نے ستیاناس کر دیا۔

اگر یہ نام نہاد مفسر اس طرح کہتا۔کہ میں اس بات کو نہیں مانتا۔کہ رسول ﷺ انسان تھے بلکہ رسول ﷺ نور یعنی روشنی تھے۔تو اس نام نہاد مفسر کو تو جوتے پڑنے تھے۔اس طرح یہ نام نہاد مفسر یہ کام رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں کرتے ہیں۔یعنی یہ کام وہ رسول ﷺ کا نام لگا کر کرتے ہیں۔اپنا نام لگا کر کرنا اس لیے دشوار ہے۔کہ لوگ ان کی مخالفت پر آجائیں گے۔اس لیے یہ رسول کی اطاعت کی آڑ لیتے ہیں۔یعنی اطاعت کے پردے میں چھپ کر یہ کام کرتے ہیں۔اگر کوئی نام نہاد مفسر اس طرح کہتا ۔کہ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنے کا حکم دیا ہے۔پھر نام نہاد مفسر یہ کہتا۔مگر میں تو ایک فرقہ بناؤں گا۔ اسے مظبوطی سے پکڑوں گا۔اور مسلم نہیں بنوں گا۔اور قرآن پاک کو جھٹلاؤں گا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاؤں گا۔لہٰذا تم میری اطاعت کرنا اور میرا ساتھ دینا۔اور تم بھی یہ کام مرتے دم تک کرنا۔ اگر وہ اس طرح کہتا تو لوگوں نے تو نام نہاد مفسر کو جوتے مارنے تھے۔اور اسکی اطاعت کسی نے بھی نہیں کرنا تھی۔اس لیے انہوں یہ کام رسول کی اطاعت کی آڑ میں کیا۔نہ صرف خود کیا بلکہ جو نہ کرے۔اسکو مرتد کہتے ہیں۔اور مزے کی بات یہ ہے کہ دوسرے نام نہاد مفسروں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔اور ان پر چڑھائی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔مگر جونہی کوئی قرآن پاک کا سچ لوگوں کے سامنے لانے کی کوشش کرے۔تو تمام نام نہاد مفسرا کھٹے ہو کر قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور لوگوں کو قرآن پاک کے سچ سے ہر ممکن طریقے سے دور رکھا جاتا ہے۔آخر ان اللہ تعالیٰ کے مجرموں نے جانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔سارے قرآن پاک کو انہوں نے طرح طرح سے جھٹلا رکھا ہے۔

سارے قرآن پاک کا انہوں یہی حال کیا ہے۔سمجھ خاک آنی تھی۔ان فرقہ پرستوں کی ساری لعنتیں عورتوں کے لیے مخصوص ہیں۔حالانکہ قرآن پاک میں ساری لعنتیں ان فرقہ پرستوں پر ڈالی گئیں ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور توڑ مڑ ور کر پیش کرتے ہیں۔رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا۔اور یہ رسولوں کا دین تھا مگر ان نام نہاد مفسروں نے رسولوں کے دین کو جھٹلا دیا۔سارے قرآن پاک اللہ تعالی نے اپنے نام سے بیان کیا ہے۔اور رسول ﷺ کے نام سے بیان کیا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک جملہ استعمال کرتے ہیں۔کہہ دو۔یعنی آپ ﷺ کہہ دو۔سارا قرآن اسی طرح بیان ہوا ہے۔اور یہ نام نہاد مفسر کبھی کسی ایک آدمی کا نام لے کر بات کریں گے کبھی دوسرے آدمی کا نام لے کر کریں گے۔اور ایک دوسرے کو رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں۔کیا ان کے رحمت اللہ علیہ کہنے سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں ان پر ڈال دے گا۔جو مسلم یا ایمان کا مطلب بھی نہیں جانتے۔اور نہ اسلام لائے تھے اور نہ ایمان۔

یہ لوگ ایک دوسرے کی غلامی کرنے والے ہیں۔اور قرآن پاک کے مطابق مشرک ہیں۔اگر ان کے پاس قرآن پاک کا علم ہوتا۔تو کیا اس طرح کہتے۔کہ فلاں رحمت اللہ علیہ اس کا یہ مطلب بتاتا ہے اور فلاں رحمت اللہ علیہ اس کا یہ مطلب بتاتا ہے۔ان کو تو قرآن پاک کی ایک بات کے مطلب کا بھی نہیں پتہ۔

یہ تو خود ایک دوسرے کی غلامی کرنے والے ہیں۔باپ دادا کے فرقے کی غلامی کرنے والے ہیں۔یہ کہاں سے رحمت اللہ علیہ بن گئے۔اس کا مطلب ہے۔کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کس پر اپنی رحمت بھیجتے ہیں۔

(حصہ اول)

گمراہ کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔۔

آئیں قرآن پاک سے ایک گمراہ دیکھتے ہیں۔ ہمارا کیا حال ہے۔اس پر بھی ذرا سوچیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ اعراف آیات 175 تا 179 پارہ 9

ن لوگوں کے سامنے اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور وفکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں بہت سے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں انہی ناموں سے پکارا کرو۔ اور انہیں چھوڑ دو جو اس جو اس کی باتوں میں کجروی تلاش کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں جلد ہی انہیں اس کا بدلہ مل جائے گا اور ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچ کی طرف رہنمائی کرتا اور اس کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ہم اس طرح آہستہ آہستہ تباہی کی طرف ہی لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو سکے گی اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ ان کے ساتھی کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صرف وضاحت سے خبردار کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکاتا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک میں بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسروں کی غلامی کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں۔ اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جھٹلانے والے لوگ خود پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور انہیں چھوڑ دو جو اس جو اس کی باتوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں جلد ہی انہیں اس کا بدلہ مل جائے گا اور ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچ یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرتا اور اس کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ہم اس طرح آہستہ آہستہ تباہی کی طرف ہی لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو سکے گی اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ ان کے

ساتھی کوکسی قسم کا جنون نہیں وہ توصرف واضح خبردار کرنے والا ہے۔
ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنا تھی۔ہم آسمانوں والے رب کی طرف جھکے ہی نہیں۔ بلکہ زمین والوں کی طرف جھک گئے اوراس طرح گمراہ ہو گئے۔یعنی جونام نہادمفسراپنے رب بنائے۔ان کی طرف جھک گئے۔اور گمراہ ہوئے۔

خواتین وحضرات!

ہم وہ لوگ ہیں جواللہ تعالیٰ پرایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگراللہ تعالیٰ کی باتوں کوبغیر سمجھے عربی میں پڑھ رہے ہیں۔ہم لوگوں نے جنت میں جانے کے پلان بنارکھے ہیں۔اور ہمارے گھروں میں ترجمے والاقرآن پاک تک نہیں ہوتا۔ ہرفرقہ اپنے نام نہادمفسرکی بات کواس طرح مانتا ہے کہ گویاوہی ان کارب ہے۔اوراسے قرآن پاک کے ترجمے سے میچ کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔اوراس طرح ہم اللہ تعالیٰ کوچھوڑکراپنے نام نہادمفسرکی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ فرقے نہیں بنانے اورتم سب ملکراللہ تعالیٰ کی رسی کومظبوطی سے پکڑلو۔نام نہادمفسروں نے اللہ تعالیٰ کی بات کوردکردیا۔رسول کے لائے ہوئے پیغام کوردکردیا۔اور فرقے بنائے اورلوگوں نے فرقوں کومظبوطی سے پکڑلیا۔اورقرآن کوچھوڑدیا۔بلکہ قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ نام نہادمفسرسے سمجھے بنا گمراہ ہوجاؤگے۔یہ بات کون کہتاہے۔یہ تمام فرقے والے کہتے ہیں۔یہ توخود گمراہ ہیں۔شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے خلاف چل رہے ہیں۔رسول ﷺ جوقرآن لائے اُس کے خلاف چل رہے ہیں۔انہوں نے قرآن سے بلندی حاصل نہ کی۔اورگمراہ ہی رہے۔ہم میں اوراس انسان میں کیافرق ہے جسے اللہ تعالیٰ کتا کہہ رہے ہیں۔اُس نے آیات چھوڑی ہیں توہم نے بھی چھوڑی ہیں۔اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کوکافرکہا ہے مشرک کہاہے۔مرتد کہاہے منافق کہا ہے۔ظالم کہا ہے۔ہم ان نام نہادمفسروں کی غلامی کررہے ہیں۔اورہم بھی گمراہ ہوچکے ہیں۔اورکتے کی طرح ہروقت جنگ کی حالت میں ہیں۔چاہے ہم پرکوئی حملہ کرے یانہ کرے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والےلوگوں کوبتایا۔کہ انسان کوبلندی صرف اللہ تعالیٰ کی آیات سے حاصل ہوسکتی ہے۔اورقرآن پاک کوجھٹلانے والوں کی حالت اس سے بھی بری ہے۔مگرنام نہادمفسروں نے رسول ﷺ کی آوازکوسنی ان سنی کردیا۔اوراس سارے واقعے کوکسی انسان سے جوڑدیا۔اوراس طرح لوگوں کوقرآن پاک پرعمل کے بجائے ایک کہانی میں الجھادیا۔اس طرح ان آیات میں رسول ﷺ نے جوسبق ہمیں پڑھایا تھا۔اسے جھٹلادیا گیا۔اس طرح قرآن پاک سے لوگوں کوروک دیا گیا۔اورتشریح کی آڑمیں توجہ آیات سے ہٹاکرایک کہانی کی طرف کردی گئی۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھرشیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بناکردکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کاولی بنا ہواہےاوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔اورہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پرواضح کردیں۔جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔اوریہ کتاب ہدایت اوررحمت ہےان لوگوں کے لئے جواس پرایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کواس لئے نازل کیاگیاہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پرکھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اوریہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اوررحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

مگرلوگ قرآن پاک کے سچ پرایمان لانے کے لئے تیارہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کواپناولی بنارکھاہے۔اور وہ اس سے قرآن سمجھنا چاہتے ہیں۔جن نام نہادمفسروں سے یہ قرآن پاک سمجھنا چاہتے ہیں۔ایسے لوگوں کوقرآن پاک میں کافر گمراہ۔منافق مرتد مشرک کہتے ہیں۔کیا آپ ان سے قرآن پاک سیکھیں گے۔

خواتین وحضرات!

کیایہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کواپناولی بنالیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دورکرنے کے لئے آیاہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیاہےان پرکھولنے کے لیےآیاہے۔مگرلوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کوولی بنایاہواہےاور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔کیاہمارے لیے مفسراللہ تعالیٰ کافی نہیں ہے۔جس نے رسول ﷺ کوقرآن پاک

سکھایا ہے۔اور مفسر رسول ﷺ کافی نہیں ہیں۔جنہوں نے وضاحت سے ہمیں قرآن پہنچا دیا ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔ پارہ 13

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو۔ پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں سے بات کر رہا ہے یعنی مشرکوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو۔ پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میرے غلاموں سے کہہ دیجئے جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نماز

قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

سورہ الحاقہ آیت 40 پارہ 29

بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اللہ تعالیٰ کا خطاب پڑھا۔جو تمام لوگوں کے نام ہے۔کہ بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو رسول ﷺ کا کلام کہا۔اس کے علاوہ کسی بات کا نام نہیں لیا۔

سورہ انعام آیات 115 تا 116 پارہ 8

اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔اور وہ سننے والا علم والا ہے۔اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے رسول ﷺ کی آواز سنی۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہیں۔کوئی اسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔کیونکہ قرآن پاک کی باتوں کو تو کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔

خواتین وحضرات۔

پھر یہ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے کون ہوتے ہیں۔اگر آپ نے لوگوں کی اطاعت کی۔تو یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل دیں گے۔کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔جیسا کہ آج کل کے فرقہ پرستوں نے کیا ہوا ہے۔۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو مسلم نہیں بنتے یعنی فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔اور ان پر رسول ﷺ کی آواز بے اثر ہے۔

سورہ نساء۔آیات 47 تا 50۔پارہ 5

اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے۔یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا لیا۔اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنالیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں

کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لو اور اس کی اطاعت کرو

جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آ جائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔اور میں تمہارے منہ الٹے پھیر کر پشت کی طرف کر دوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندر اور سور بنا دیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ الٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا لیا۔اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنالیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا
دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا 22 پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جسطرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔اور وہ خیال کرتے ہیں۔کہ اسطرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یاد رکھو کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے۔اور ان سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یاد رکھو۔کہ شیطان کی پارٹی نقصان اٹھانے والی ہے۔بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔اور اللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور ہے۔آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ایسا نہ پائیں گے۔کہ وہ اُن لوگوں سے محبت رکھیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔چاہے وہ ان کے باپ ہوں چاہے بیٹے ہوں۔چاہے بھائی ہوں چاہے ان کے گھر والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔اور ایک روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یاد رکھو۔بے شک اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

☆سوال نمبر 1: ان آیات میں کن لوگوں کو شیطان کی پارٹی کہا گیا ہے؟

جواب: شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔ جو قسمیں کھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شیطان نے قرآن پاک بھلایا ہوا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اور یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔ یہی جھوٹے لوگ ہیں۔ ان کو شیطان نے قابو کیا ہوا ہے۔ اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ اور شیطان کی پارٹی ہی نقصان اٹھانے والی ہے

☆سوال نمبر 2: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ کونسے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ یعنی وہ قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ یہی لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔ چاہے۔ وہ رشتہ داری میں ان کے کچھ بھی لگتے ہوں

☆سوال نمبر 3: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کون سے لوگ ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اور یہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ یعنی شیطان کا گروہ ہے۔ اور جھوٹے لوگ ہیں۔ قسمیں کھانے والے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا ہے۔
کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی پارٹی کو کامیاب بنائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اگر نصیحت والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوتے۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول تھا۔

سورہ ص۔ آیات 71 تا 88۔ پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر دوں۔ اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اے ابلیس جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔ کیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو تھا ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا یہاں سے تو یقیناً نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔ وہ کہنے لگا میرے رب۔ مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔ اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہی سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔ جو تیری اطاعت کریں گے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم فرما رہیں ہیں۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔

ان آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔ نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔ شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔ قیامت والے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔ کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔ اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں ۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب نہیں سنا کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی

سورہ طٰہٰ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے۔تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کیے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 34 تا 39 پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔اُس نے حکم نہ مانا۔اور تکبر کیا۔اور کافروں میں سے ہو گیا۔اور ہم نے حکم دیا۔کہ اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔اور جہاں سے جی چاہے خوب کھاؤ۔اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔پھر شیطان نے اُن کو دھوکہ دیا۔اور اُسے اُس مقام سے نکلوا دیا۔جہاں وہ دونوں تھے۔اور ہم نے کہا۔کہ تم سب نیچے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔اور زمین میں تمھارے لیے ایک ٹھکانہ ہے۔اور تمھیں وہاں ایک مقرر وقت تک فائدہ اُٹھانا ہے۔پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔بے وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ہم نے کہا۔کہ تم سب اس جنت سے نیچے جاؤ۔اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی اطاعت کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت سے اُترنے سے پہلے نصیحت کی۔کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔اور جو کفر کریں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں

ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔اور جو کفر کریں گے یعنی فرقے بنائیں اور ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔کفر کرنے والے لوگ قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔جو فرقے بنانے والے ہیں۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیے کافر کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف۔آیات 11 تا 18۔پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں بتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ

ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو جواب دیتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26ا43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے۔ جس دن مرُدے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔ تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہو گا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور پہلی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا

خواتین وحضرات!

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ کہہ رہا ہے۔ میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جواب دیا۔ یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

گرہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تونے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تونے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکالے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولا د میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہوگئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لاکر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کردے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ وہ ہے۔جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کرسکتا۔اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیچھا کر سکے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔کیا یہی وہ انسان ہے جس کو تونے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے چیلنج کے جواب میں اپنے غلاموں کے بارے میں کہا۔

بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے ذریعے کرنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا وکیل کافی سمجھتے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔ورنہ ہم شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 26 پارہ 1

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر مثال بیان کرے۔بس جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔وہ علم رکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے سچ ہے لیکن جو لوگ کافر ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اس مثال سے اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔اور گمراہ تو صرف وہ نافرمانوں کو ہی کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے کافروں اور ایمان والوں کا رویہ دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں سے ہدایت حاصل کرنے والے ایمان والے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا ہے۔ایمان والے اللہ تعالیٰ کی ہر بات کو سچ مانتے ہیں۔ چاہے وہ مچھر کی مثال ہو یااس سے بھی چھوٹی مثال ہو۔وہ اللہ تعالیٰ کی بات کو سچ سمجھتے ہیں۔

دوسری قسم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی بات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ قرآن پاک کے زریعے گمراہ ہوتے ہیں۔اور ایمان والوں کو ہدایت ملتی ہے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔پھر اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

کافر قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں۔

۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔اور دین صر اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے مفسروں کی کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قران پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں۔جسے رسول ﷺ نے دنیا تک پہنچایا ہے۔اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی ۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔کیا ان کو قرآن پاک کی اصل عبارت نظر نہیں آتی۔مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں ہمارا مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العامین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا۔تو سب اُس انسان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔یعنی سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں یعنی رسول ﷺ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قران پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں ۔

ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنادے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردے گا۔اور اگر باز نہ آئیں۔تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔یہاں تک کہ دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔اور فرقے ختم ہوجائیں۔

اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے نام نہاد مفسروں کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔

خواتین وحضرات!

کیا ان کے نزدیک یہ قرآن پاک سے اعلیٰ وارفع کتابیں ہیں۔جسے اُٹھا کر قرآن پاک کے مقابلے میں آتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیات 29 تا30۔پارہ13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتارا۔''جہنم'' ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک ٹھہرائے۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں۔آپ ﷺ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں کفر کرنے والوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔کہ انہوں نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اس طرح اپنی قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کردیا یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔۔فرقہ پرست کفر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے قرآن پاک بدل ڈالتے ہیں۔یعنی فرقے کی آڑ میں قرآن بدل دیا۔

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔یعنی ان فرقہ پرستوں کے خدا نام نہاد مفسر ہوتے ہیں۔یعنی تشریح کی آڑ میں قرآن بدل دیتے ہیں۔اس طرح یہ لوگوں کو قران پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ان تمام فرقہ پرستوں اور ان کے مفسروں کے نام رسول ﷺ کا جواب ہے۔کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لو ٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے

فرقہ بنانیوالوں کو قرآن پاک میں کافر کہا گیا اور مشرک کہا گیا ہے۔یہی لوگ جہنمی ہیں۔

باب دوم

رسول ﷺ نے ہمیں گمراہی سے کس طرح نکالا۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

جب کوئی بچہ اپنے گھر کا راستہ بھول جاتا ہے۔یعنی اپنے راستے سے بے خبر ہوجاتا ہے۔یعنی گم ہوجاتا ہے۔ تو اسے گمراہ کہتے ہیں۔

گمراہ کا مطلب ہے۔اپنے راستے سے بے خبر ہوجانا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں دعا سکھائی۔

سورہ فاتحہ آیات 4 تا5 پارہ1

اے اللہ۔ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔اُن لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے اپنا انعام کیا۔اور جو گمراہ نہ تھے۔

خواتین وحضرات

یہ دعا ہم روزانہ نماز کی ہر رکعت میں مانگتے ہیں۔کہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔اُن لوگوں کے راستے کی۔جن پر تو نے اپنے انعام کیے۔اور جو گمراہ نہ تھے۔

خواتین وحضرات

گمراہ کا مطلب ہے۔جس سے راستہ گم ہوجائے۔اوروہ اپنے سیدھے راستے سے بےخبر ہو۔

اس طرح آیات کا مطلب یہ بنتا ہے۔ یعنی تشریح یہ ہے۔اے اللہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔ اُن لوگوں کے راستے کی۔جن پر تونے اپنا انعام کیا اوروہ اپنے سیدھے راستے سے بےخبر نہ تھے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالٰی اس دعا کو قبول کرتے ہیں۔اور ہر انسان کو جواب دیتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالٰی کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالٰی کا غضب ہے۔اوراس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اوروہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالٰی کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اوراللہ تعالٰی ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بےشک اللہ تعالٰی نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالٰی کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالٰی دوقسم کے لوگ دکھارہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالٰی کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالٰی کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالٰی نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالٰی کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اوراُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالٰی قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالٰی کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالٰی کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالٰی سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تونے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالٰی نے قرآن پاک پیش کردیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالٰی کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالٰی کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالٰی نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالٰی کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالٰی کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جسنے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔ اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔

سورہ والضحیٰ آیت 7 پارہ30

اور آپ کو گمراہ یعنی بے خبر پایا۔ پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے آپ ﷺ کو گمراہ یعنی اپنے راستے سے بے خبر پایا۔ تو ہدایت دی یعنی قرآن پاک دیا

سورہ توبہ آیت 115 پارہ11

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ کسی قوم کو گمراہ کردے۔ جب تک وہ اُنہیں ہدایت نہ دے دے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں وضاحت سے نہ بتادے کہ انہیں کن باتوں سے بچنا چاہیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ خامخواہ کسی کو گمراہ کردوں میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ہدایت یعنی کتاب دیتا ہوں۔ جس میں ہر بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ لوگوں کو کن چیزوں سے بچنا چاہیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کے صفاتی نام بھی ہدایت تھے۔ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت دیتا ہے۔ یعنی کتاب دیتا ہے۔ اور اُن باتوں کی وضاحت کردیتا ہے۔ جن سے ان کو بچنا ہوتا ہے۔ پھر اگر کوئی قوم ان سے بے خبر رہتی ہے۔ تو وہ گمراہ ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ ہم لوگ ہو چکے ہیں۔

ہم لوگ قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ جیسے ہمارے نام نہاد مفسر ہمیں بتاتے ہیں۔ اسی کو سچ مان لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خالص بات پر توجہ ہی نہیں دیتے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آذر بتایا ہے۔ مگر ہمارے مفسر حضرات کہتے ہیں۔ کہ یہ ان کے چچا کا نام تھا۔ والد کا نام تارخ تھا۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آذر تھا یا یہ مفسر زیادہ جانتے ہیں۔ جب ابراہیمؑ پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ یا یہ مفسر۔

حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کہ اس کا والد کون ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔ وہی سچ جانتا ہے اور وہ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔ اور جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ وہ ہی کافر ہیں۔ ایسی آیات قرآن پاک میں بار بار لکھی ہوتی ہیں۔ زرا قرآن پاک کھول کر دیکھیں تو سہی

سورہ جمعہ آیات 1 تا 6 پارہ28

آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ مقدس ہے۔ غالب حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں میں سے جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ان کی مثال

جن کو تورات اُٹھوائی گئی تھی۔ پھر انہوں نے یہ اسے نہ اٹھایا۔ ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود کو کیا کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت والا کہہ رہے ہیں۔ جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے سول ﷺ کو بھیجا۔ جو لوگوں کو آیات کے زریعے پاک کرتا ہے اسطرح کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اُس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

لوگ قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے واضح گمراہ تھے۔ کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا حکمت بھرا علم ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو ہم بھی گمراہ ہیں۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حکمت کسی کے پاس نہیں ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

پھر ہماری بات کرتے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ یہ علم دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ موسیٰ کی قوم کی بات کرر ہے ہیں۔ تورات والی قوم ایسی تھی۔ جیسے گدھے پر کتابیں رکھی ہوں۔ کتابیں رکھنے سے گدھے کے پاس علم تو نہیں آ سکتا۔ وہ گدھوں کی طرح ہی رہے۔ تورات کو اُٹھائے پھرتے رہے۔۔ اُن سے بھی بری مثال ہماری قوم کی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے ظالم کا مطلب ہے فرقے بنانے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ ہماری مثال اُس گدھے سے بھی بری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ظالم قرآن پاک میں فرقہ بنانے والون کو کہا گیا۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ ظالم کسے کہتے ہیں۔ ہم لوگوں نے قرآن پاک کا علم حاصل نہیں کیا۔ رسول ﷺ کے لائے قرآن کو قبول نہیں کیا۔ خود کو پاک نہ کیا۔ اور مفسروں کی اطاعت کرر ہے ہیں۔ اور گدھے سے بدتر ہیں۔ یعنی اُس قوم سے بھی بدتر قوم ہیں۔ جو موسیٰؑ کی قوم تھی۔

سورہ البقرہ 150ا تا 152 پارہ 2

ان سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو اور اس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کردوں اور اس لیے کہ تم ہدایت پاؤ۔

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

بس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرے شکر گزار رہو۔ اور میری ناشکری نہ کرو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نعمت کہہ رہے ہیں۔ تا کہ اس کے زریعے تم ہدایت پاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

بس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرے شکر گزار رہو۔ اور میری ناشکری نہ کرو۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔

اس قرآن پاک کے زریعے اگر ہم پاک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے گا۔

سورہ اعلیٰ۔ آیات 9 تا 15۔ پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ

سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

سورہ مرسلات آیات 41 تا 50 پارہ 29

بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور پھلوں میں۔اور جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔کھاؤ اور اور فائدہ اُٹھا لو بیشک تم مجرم ہو۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔جب ان سے کہا جاتا تھا کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔اب اس کلام کے بعد کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پرہیزگاروں کا انجام دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور پھلوں میں ہوں گے ۔اور جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ۔تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو اسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے ۔جبکہ قرآن پاک سے پاک ہونے والے یعنی پرہیزگاروں کے لیے جنتیں ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا

وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کررہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

سورہ البقرہ۔آیات **174** تا **176**۔پارہ **2**

جو لوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہوجاتی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کرتے ہیں وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کرکے فرقے بنا کر خوش ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ یونس آیات **98** تا **103** پارہ **11**

پھر کوئی بستی ایسی نہ ہوئی ۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔سوائے یونسؑ کی قوم کے۔جب وہ ایمان لے آئی۔تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹادیا۔اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔سب کے سب ایمان لے آتے۔پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔یہاں تک کہ وہ مومن ہوجائیں۔

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غور کرو۔اور معجزے اور ڈرانے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کررہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ تم بھی انتظار کرو۔میں تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی ۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کرسکتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔ اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

سورہ آل عمرآن آیات 175 تا 179 پارہ 4

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کردیں۔ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم لیے دے رہے ہیں۔ تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمھیں غیب سے خبردار کردے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بدلے کفر خریدنے والوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں کی بات کررہے ہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم لیے دے رہے ہیں۔ تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی آزمائیشوں کے زریعے پاک اور ناپاک کو الگ الگ کردیتے ہیں۔ دیعنی پرہیزگار اور گمراہ کو الگ کردیتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 124 تا 125 پارہ 11

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے۔ تو اُن میں سے بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اس سورت نے ان کے ایمان میں اضعافہ کیا ہے۔ اور وہی خوش ہوتے ہیں۔

اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔ تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضعافہ کردیا۔ اور وہ مرے تو کافر ہی مرگئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں تھی وہ قرآن پاک کی کوئی سورت نازل ہونے والوں پر ایمان والوں کا مذاق اڑاتے کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافعہ کیا۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اس سورت نے ان کے ایمان میں اضعافہ کیا ہے۔ اور وہی خوش ہوتے ہیں۔

اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔ تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضعافہ کردیا۔ یعنی گمراہی میں اور اضافعہ کردیا اور وہ مرے تو کافر ہی مرے۔

سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ جب ان کے رب نے ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔ پس کہو کیا تو پاک ہونا

چاہتا ہے۔اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تا کہ تو ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے پاس بھیجا۔جو سرکش ہو رہا تھا۔کہ اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے ۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔

آئیں قرآن پاک سے دو مسجدیں دیکھتے ہیں۔ایک مسجد میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت دے رہے ہیں۔اور دوسری مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہیں ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں

سورہ توبہ آیت 108 پارہ 11

آپ ﷺ اس مسجد میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن پر پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔اس کا زیادہ حق رکھتی ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔یہ وہ مسجد ہے۔جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اس اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔تا کہ آپ جان لیں کہ اللہ تعالی رسول ﷺ کو فرقے بنانے والوں کی مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں

اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرادے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔وہ قتل کرتے ہیں۔اور قتل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے زمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔بس تم خوش رہو۔اس سودے پر۔جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جو کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ

تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں ۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔جو وادی میں گرنے والی ہو۔اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔یہ وہ مسجد ہے۔جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔دیہاتی اوران پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں ۔وہ ناپاک ہیں۔جس طرح نام نہاد مفسر۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 29۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی کتاب کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا یعنی "دوزخ" میں جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اوار مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کر دیا۔ اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں اور پرہیزگار ہیں بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پاک لوگ ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس نے میری آیات کے ذریعے اپنی اصلاح کی اور نافرمانی سے بچا۔ ان پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

خواتین وحضرات!

یہ قرآن پاک سے تربیت حاصل کرنے کا طریقہ ہے کہ ہم قرآن پاک کے ذریعے اپنی اصلاح کریں اور نافرمانی والی باتوں سے بچیں اس طرح جب ہم اپنی اصلاح کریں گے تو ہم گمراہی سے نکل جائیں گے اور ایسے ہی لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم ہوگا۔ اور جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کی اور نافرمانی والی باتوں سے نہ بچے قرآن پاک کو اپنی تعلیم وتربیت کا مرکز نہ سمجھا ایسے ہی لوگوں کے لئے جہنم کا گھر منتظر ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے اور نافرمانی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سورۃ البقرہ۔ آیت 159 تا 162۔ پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہمارے واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو واضح دلائل اور ہدایت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کیں ہیں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو قرآن پاک کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جو لوگ اپنے کفر پر قائم رہے۔ یعنی فرقہ پرستی پر قائم رہے۔ اور اسی طرح کفر

یعنی فرقہ پرستی کی حالت میں مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتا ہے تا کہ بغیر علم والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قران پاک سے گمراہ کردے اور اس کا مذاق اڑائے یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے کہ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو احسان کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک کی ہدایت اور رحمت کے سائے تلے زندگی گزارتے ہیں ۔نماز پڑھتے ہیں۔ اور اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔ ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے زریعے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا رہیں ہیں۔ جو قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے کیلئے فضول حدیث خریدتا ہے۔ اس کام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کیا جائے اور قرآن پاک کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ غرور تکبر سے ایسا رویہ اختیار کر لیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہوں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ۔جبکہ ایمان والوں کے لیے نعمتوں والے باغ ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ مجادلہ۔ آیت 5۔ پارہ 28

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں کے لیے ذلیل کرنے دینے والا عذاب ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرنے والا ہے اطاعت کرنے والا نہیں ہے۔

سورہ فرقان۔ آیات 25 تا 31۔ پارہ 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اُتارا جائے گا۔ اس دن حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا۔ اور شیطان تو انسان کو ذلیل کرنے والا ہے رسول ﷺ کہیں گے۔ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت کا دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑا سخت ہوگا۔ وہ ظالم اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا۔

کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔اس نے تو قرآن پاک آنے کے بعد اس سے مجھے گمراہ کر دیا۔گمراہ کہتے ہیں جس سے راستہ گم ہو۔رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول کا راستہ قرآن پاک اختیار کر رکھا ہے یا لوگوں نے آپ سے رسول ﷺ کا راستہ گم کر رکھا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے مجرم فرقہ پرست رسول ﷺ کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتے۔اور یہ مجرم عجیب عجیب طرح سے اطیع الرسول کی آڑ میں ہم سے رسول کا راستہ گم کر دیتے ہیں قرآن پاک میں بار بار غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائیں گے۔

اور رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دے دیں کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑا ہوا تھا اور ہم رسول ﷺ کے مجرم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں۔

آئیں رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کریں۔اور قرآن پاک کے معاملے میں کسی دوست کی نہ مانیں اور جو نصیحت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔اسے کھولیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق کریں۔یاد رہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام فرقان بھی ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ہماری رہنمائی کرنے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔

جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقے بنانے والے رسول ﷺ کے مجرموں میں سے دشمن ہیں۔جو لوگوں کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔لوگ ان فرقہ پرستوں کی پرواہ نہ کریں۔ ان کی رہنمائی اور مدد کرنے کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور نیک عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔جبکہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے جنتوں کا اعلان ہے

سورہ انعام۔آیت 58۔پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اُسی کا چلتا ہے۔وہ سچ بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کہ اگر

میرے پاس فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا۔تو وہ تم پر لا کر اپنا فیصلہ سنا دیتا۔آپ ؐ کہہ دیجئے اگر میرے پاس فیصلے کا اختیار ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی ؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کہ اگر میرے پاس فیصلے اختیار ہوتا۔ تو وہ تم پر لا کر اپنا فیصلہ سنا دیتا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فیصلے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے۔اور رسول ﷺ کے پاس فیصلے کا اختیار نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔جو مطلب کافر کا ہے۔وہی ظالم کا بھی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان یعنی فرقہ پرست۔ظالم کو دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ ھود آیات 17 تا 24 پارہ نمبر 12

پھر کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو۔پھر اس رب کی طرف سے ایک گواہ وہی پڑھ کر سنائے اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب امام اور رحمت تھی۔یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس سے کفر کرے ۔تو اس کے وعدے کی جگہ آگ ہے۔لہٰذا تم اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارے رب کیطرف سے سچ ہے۔پھر بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔جو اللہ پر جھوٹ بنائے۔ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔اور گواہ کہیں گے۔کہ یہی لوگ تھے۔جو اپنے رب پر جھوٹ بناتے تھے تھے۔خبردار رہو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں۔اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکتے۔اور نہ ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی ہوگا۔ان کو دگنا عذاب ہوگا۔وہ نہ دیکھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ سننے کی طاقت رکھتے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا۔اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے۔ان سے گم ہو گئے۔کوئی شک نہیں کہ وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے۔یہی لوگ جنتی ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو۔اور دوسرا سنتا اور دیکھتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ یعنی رسول ﷺ نے پڑھ کر سنایا یہ لوگ ایمان والے ہیں ۔جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے۔یہی لوگ جنتی ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

دوسری قسم کے لوگ فرقہ بنانے والے لوگ ہیں ۔دوسری قسم کے اندھے اور بہرے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے ہیں۔ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیا پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔یہ قرآن پاک میں ٹھیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔اس طرح آخرت کے منکر ہیں۔یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

جو قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا

آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی جولوگ اللہ تعالیٰ پرجھوٹ بناتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کونقصان میں ڈالا اورآخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کوڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کوقرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے جودیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جوایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ مانا ااوراس کی اطاعت کی۔للہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیےان کے اعمال کوللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کہا۔اوراللہ تعالیٰ کے آگے عاجز رہے۔یعنی جھکے رہے۔یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گےاللہ تعالیٰ نے دوگروپ دکھادیے دونوں کا حشر بھی دکھادیا۔کہ کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھادیاایک گروہ جواندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اوراس میں عیب تلاش کرنے اورٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اوراللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا اوران کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

- سورہ محمد آیت 14 پارہ 26

بھلا کیا جواپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو یعنی قرآن پاک پر ہو ۔ وہ اس جیسا ہوسکتا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اور وہ اپنی خواہشات کی اطاعت کرر ہے ہوں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قرآن پاک پرعمل کرنیوالا اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اوروہ اپنی خواہشات کی اطاعت کرر ہے ہوں۔

ان آیات میں قرآن پاک پرعمل کرنے والے اوردنیا کے کسی بھی فرقے پرعمل کرنے والے میں اللہ تعالیٰ نے فرق قائم کردیا۔کہ وہ ایک جیسے نہیں ہوسکتے ۔یعنی قرآن پاک پرعمل کرنیوالا عین اللہ تعالیٰ کا غلام ہے۔جبکہ دوسرا اپنے خواہشات کی اطاعت کررہا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

- سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ 2

رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔اوراس میں ہدایت اور سچ اورجھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔قرآن پاک میں سچ اورجھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں۔یعنی قرآن
پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوفرقان کہا۔یعنی سچ ااورجھوٹ میں فرق کرنے والا کہا۔ نہ کہ ہمارے مفسروں کوفرقان کہا اور نہ ہمارے اماموں کوفرقان کہا۔حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کوجھٹلارکھا ہے۔اوراپنے اماموں ااورمفسروں اورفرقوں کوفرقان بنالیا ہے۔

- سورہ انعام۔آیات 153 تا 159۔پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جوسیدھا ہے یعنی قرآن پاک۔پس تم اس کی اطاعت کرواوردوسرے راستوں کی اطاعت نہ کروکہ یہ راستے تم کواُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کردیں گے یہی اللہ تعالیٰ نے تم کووصیت کی ہے۔تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کروپھرہم نے موسیٰ علیہ السلام کوکتاب دی تاکہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کردیں اوراس میں ہر چیز کی تفصیل تھی اور ہدایت اوررحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پرایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک ۔جس کوہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرواور پرہیزگاری اختیار کروتاکہ تم پررحمت ہو۔اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب توہم سے پہلے دوگروہوں پرنازل ہوئی تھی اورہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بےخبر تھے یا تم کہنے لگوکہ اگرکتاب ہم پرنازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے ۔بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پرواضح دلیل اور ہدایت اوررحمت آچکی ہے۔اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جواللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلائے اورا

ن سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑ تے ہیں۔ان کو بد ترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑ تے تھے۔کیا یہ لوگ صرف اس کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اُس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اُس نے اپنے ایمان میں نیکی نہ کی ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے۔کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور فرقے بن گئے۔آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں بیان کیا گیا ہے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اوور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بد ترین عذاب دیا جائے گا۔گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔یہ قرآن پاک کا حکم ہے۔جو قرآن پاک میں تحریر ہے۔

سورہ حج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں اپنے کام کیلئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی طریقے پر قائم ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمانبردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول ﷺ تم پر گوہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مالک ہے کیا ہی اچھا مالک ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو اس نے تمہیں اپنے کام کیلئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی رکھی اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر قائم ہو جاؤ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ صرف اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری تھا۔اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام قرآن پاک میں مسلم رکھا ہے مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے بھی تمھارا نام فرمانبردار تھا اور اس قرآن پاک میں بھی فرمانبردار ہے یعنی پہلی رسولوں کی اُمتوں کا نام بھی مسلم تھا۔اور ہمارا نام بھی مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والے اور اس کے لیے کوشش کرنے والے قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوں گے اور رسول ﷺ ہم پر گواہ ہوں گے۔

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن وہ لوگ بھی لوگوں پر گواہ بنیں گے۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کیلئے کوشش کی ہوگی۔یاد رہے کہ فرقہ پرست یعنی کافر اپنے فرقوں کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔سب قرآن پاک سے دور ہیں۔اور رسول ﷺ نے ساری زندگی قرآن پاک کے لیے جدوجہد کی۔اور رسول ﷺ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے۔

سورہ المائدہ۔آیات 35 تا 37۔پارہ 6

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس جتنی اور بھی ہوں تا کہ وہ یہ مال فدیہ میں دے کر قیامت کے عذاب سے جان چھڑا لیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہاں سے نکل نہ سکیں گے اور ان کیلئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ذریعہ ہے قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔ تا کہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر سکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جا سکیں گے۔

سورہ روم۔ آیات 58 تا 59۔ پارہ 21

آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ ﷺ تو صرف اُسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں پس وہی فرمانبردار ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مردہ، بہرہ اور اندھا اسے کہہ رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف اُسے زندہ کانوں والا اور آنکھوں والا سمجھتے ہیں جو رسول ﷺ کو سنتے ہیں پھر ان آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم مسلم ہیں؟ مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار۔ کیا ہم جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر اس کو مانتے ہیں اور پھر اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچا مانتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو مسلم ہیں ورنہ ہم ہی مردہ ہیں، ہم بھی اندھے ہیں ہم ہی بہرے ہیں اور چلے جا رہے ہیں اور اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔ یعنی قرآن پاک کو نہیں مانتے۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کو قرآن پاک سے جو آیات دکھانے والی ہوں ۔ اس میں بھی قرآن پاک کو رسول ﷺ کی آواز کہا گیا ہے۔

سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے پاک نہیں ہوتے ۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کے زریعے گمراہی سے نکالا۔اور ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔یا گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

جو لوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔رسول ﷺ تو بس ایک ڈرانے نے والے ہو۔ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔تو ہم بھی مرے ہوئے لوگ ہیں۔جو قرآن پاک سے خبر دار نہیں ہوئے۔اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔جو کام رسول ﷺ نے کیا تھا۔لوگ اِسے ہی بھول گئے۔ یعنی قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوئے۔اور گمراہی سے نہیں نکلے۔یعنی ہم ابھی تک گمراہ ہیں۔

سورہ اعراف۔آیات 196 تا 198۔پارہ 9

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اور اندھا اُسے کہا گیا ہے جب لوگوں کو رسول ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ سنتے ہی نہیں اور اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں۔لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا مددگار تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا مددگار ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔ جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔ جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔اور وہ

قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔کہ یہ کیا بت ہیں۔جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔وہ بولے۔کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔یا مذاق کررہے ہو۔ابرہیمؑ نے کہا۔بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔سوائے بڑے بت کے۔تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔وہ بولے۔کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔انہوں نے کہا۔اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔تاکہ لوگ اس کی گواہی دیں۔وہ بولے۔اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔پھر اگر یہ بولتے ہیں۔تو ان سے پوچھ لو۔پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔پھر کہنے لگے۔کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔کہ تم جانتے ہو۔کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔
افسوس ہے۔تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔
اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔اور ہم نے کہا۔اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی
بن جا۔اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ظالم تو وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔اور واضح گمراہ ہیں۔

سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔اُس کے لیے بھلائی ہے۔اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔

سوورہ شوریٰ آیت 26 پارہ 2

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کیے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف ان کو قبول کرتا ہے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت عذاب ہے۔

(حصہ سوم)۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کس چیز کے ذریعے لوگوں کو اندھیرے سے روشنی میں لانے کی اجازت دی۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لائیں ان کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

سورۃ الحدید آیت نمبر 9 پارہ نمبر 27

وہی تو ہے جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ میں ہی تو ہوں۔جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت مہربانی دیکھی کہ اُس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تاکہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیا۔ہم اندھیروں میں ہیں۔ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے۔کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین وحضرات

اس آیت سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آسکتا ہے۔اور اندھیروں سے بچ سکتا ہے ۔

سورہ طلاق۔آیت 11 پارہ نمبر 28

اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔جنہوں نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کی۔تو ہم نے اُن کا سخت حساب لے لیا۔اور انہیں عذاب دیا۔بہت برا عذاب۔

پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اے عقل والو۔جو ایمان لائے ہو۔بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کی ہے۔

ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو واضح دلائل والی آیات سناتا ہے۔تاکہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ سب لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائے اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ صالح اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا رسول کی اطاعت ہے۔ جبکہ پہلی بستیوں والوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولوں کی نافرمانی کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بستیوں والوں نے پیغام پہنچانے والے سے قبول نہ کیا۔ پیغام قبول کرنے والے اطیع اللہ واطیع الرسول والے ہوتے ہیں یعنی ایمان والے ہوتے ہیں۔ کیا ہم اطیع اللہ واطیع الرسول والے لوگ ہیں۔ پیغام قبول نہ کرنے والے اللہ اور رسول کے نافرمان ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے ہوتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے جس سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے استے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

سورہ شوریٰ آیات 52 اور 53 پارہ نمبر 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے او ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے مگر ہم نے اس قرآن کو روشنی بنا دیا۔ اس روشنی کی وجہ سے ایمان اور کتاب کو جانا۔

یعنی اب جو انسان نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا کیا مقصد ہوتا ہے۔ وہ اس قرآن کی روشنی میں سمجھ جائے گا کہ ایمان کیا ہوتا ہے آپ نے غور کیا کہ ایمان کو جاننے کے لیے قرآن پاک کی روشنی بہت ضروری ہے اس کے بغیر ہم اندھیرے میں ہیں اور اندھیرے میں کسی چیز کو نہیں سمجھا جاسکتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اپنے غلاموں سے میں جسے چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ تعلیم کتنی ضروری ہے جو مرد یا عورت پڑھے لکھے ہونگے تو وہ قرآن کی روشنی سے دیکھ سکیں گے ان پڑھ بندہ تو اندھوں کی طرح ہوتا ہے اس کے سامنے قرآن کی تحریر بے شک لکھی ہو لیکن جب وہ پڑھ ہی نہیں سکتا، سمجھ ہی نہیں سکتا تو قرآن کی روشنی میں ایمان کو کیسے جانے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے کہ قرآن سے پہلے آپ ﷺ ایمان کو نہیں جانتے تھے اس کا مطلب ہے کہ ہر انسان کو ایمان جاننے کے لیے قرآن پاک سے رجوع کرنا پڑے گا۔ رسول ﷺ نے اسی قرآن کے ذریعے ہماری ہدایت کی۔ یعنی رہنمائی کی۔ جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

یہ آیات اُن تمام مفسروں اور تاریخ دانوں کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ جو قرآن پاک کی تفسیر اپنے بڑے بزرگوں کے نام سے کرتے ہیں۔اس طرح وہ ایمان کو کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔اور نہ قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو جان سکیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کی روشنی سے مستفید نہیں ہو سکتے اور ایمان کو ہم نے قرآن پاک کی روشنی میں حاصل کرنا ہے اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ایک روح آپ کی طرف وحی کی اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہے اس قرآن کے بعد آپ نے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔جس میں ایمان نظر آیا۔آپ ﷺ قرآن کے بغیر ایمان کو نہیں پہچان سکتے۔تو کیا ہم قرآن کو چھوڑ کر قرآن سے منہ موڑ کر اندھوں کی طرح صرف عربی پڑھتے رہیں اور قرآن کی روشنی میں ایمان کو سمجھیں ہی نہ تو کیا ہم ایمان والے بن سکتے ہیں ایمان کو سمجھ سکتے ہیں۔

سورہ تغابن آیات 8 تا 10 پارہ نمبر 28

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکھٹا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اس کی خطائیں دور کردے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جس نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس مین وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مانو اور اس کے رسول ﷺ کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے تا کہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو مانا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹادے گا یعنی معاف کردے گا اور جنت کے باغات میں داخل کرے گا یہ ہے جیت یہ ہے کامیابی اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چاردیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال صالح اعمال بن جاتے ہیں۔جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کافر یعنی فرقہ پرست جو قرآن پاک کی روشنی میں اعمال نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ قیامت والے دن ناکامی اور ہار کو مجبوراً گلے کا ہار بنائیں گے۔اور جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ان آیات سے ہمیں تعلیم کی اہمیت معلوم ہوئی کیونکہ ایک پڑھا لکھا انسان قرآن پاک کے ترجمے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے دن یا رات میں اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جان سکتا ہے ان پڑھ کیا کرے گا۔یاد رہے کہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کا نام اعمال صالحہ ہے۔یعنی صالح اعمال ہے۔

ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔یاد رہے کہ رسول کا مطلب ہے۔پیغام پہنچانے والا

سورہ اعراف۔آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول کا مطلب ہے۔پیغام پہنچانے والا

پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ جولوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جوان پڑھ نبی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جولوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔

لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اور اس قرآن کے زریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔ اس قرآن کے زریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتاتا ہے۔ نیکی اور بدی کی باتوں کو بتاتا ہے۔ اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔ جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں ملتا ہے۔ لہٰذا جولوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔ وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔ کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جولوگ رسول ﷺ پر ایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں ۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے ۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کرسکتے ہیں۔ جب ہم رسول کی اطاعت کریں۔ وہ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے ۔ اس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت یہی ہے۔ کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام پر ایمان لائیں۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ اس طرح ہم ہدایت پاجائیں گے۔ اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔

- سورہ نور آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 18

اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی ہدایت دیتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی ہدایت دیتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

- سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی

کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔ یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔ اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔

- سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

(حصہ چہارم)

(حصہ چہارم) قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر رہنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا دوٹوک جواب

- سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی

بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

- سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے

انتظار کا حکم ہے۔

سورہ نمل۔آیت 91 کا آخری حصہ تا92۔پارہ20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو انسان ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریمؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور تم لوگوں کو بھی قرآن پاک پڑھ کر سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو گمراہ رہتا ہے۔تو اس سے کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور ہمیں بھی قرآن پاک کی ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

سورہ ذمر۔آیت 41۔پارہ24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے ذریعے پہنچا دیا ہے ۔پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیت50۔پارہ21

اور وہ کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ معجزے تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔سوال ہے کیا ہم قرآن پاک کی باتوں سے خبردار ہو چکے ہیں!!!

سورہ جن ایات 21 تا23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس

میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اوراطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں لوگوں کا دوٹوک جواب موجود ہے کہ نبی ﷺ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے نہ بھلائی نہ برائی وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچاسکتا میں صرف اتنا ہی کرسکتا ہوں کہ قرآن پاک لوگوں تک پہنچاؤں اوراگرکوئی اطیع اللہ واطیع الرسول کی نافرمانی کرے گا یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرے گا تو وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب ہے اطیع اللہ واطیع الرسول۔

- سورہ نساء۔آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔پارہ 5

آپ ﷺ کوتو ہم نے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہےاوراس کیلیئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جو پھر گیا۔تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کرنہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کرنہیں بھیجا لوگوں کو بچانے والا بنا کرنہیں بھیجا بلکہ اپنا پیغام یعنی قرآن پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہےاوراس کیلیئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور جوکوئی اس پیغام سے پھر گیا۔تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کرنہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔نہ کہ لوگوں کو بچانے والے۔

- **سورہ الغاشیہ۔آیات 31 تا 36۔پارہ 30**

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے۔بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔آپ ان پر زبردستی کرنے والےنہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والےنہیں ہیں۔آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا۔تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

- سورہ مزمل۔آیت 9 پارہ 29

اورآپ ﷺ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے۔اورسب کو چھوڑ کر صرف اسی کے ہوجایئے وہ مشرق اور مغرب کا رب ہےاس کے سوا کوئی معبودنہیں اس لئے آپ اسی کو اپنا وکیل بنالیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق نہیں۔جس کی غلامی کی جائے۔اسی کو اپنا وکیل بنالیجئے اورسب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہوجایئے۔

- سورہ انعام۔آیات 65 تا 68۔پارہ 7

آپ ﷺ ان سے کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہیں فرقے فرقے بنا کر ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھادے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ جائیں اور

آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان کے پاس مت بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں یہ بات ان لوگوں کے لئے کہی جا رہی ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا دیا۔

ظالم کا مطلب قرآن پاک میں فرقہ پرست بتایا گیا ہے۔جنہوں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنا لیے۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔تو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت بھی اللہ تعالیٰ نہیں دے رہے۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

ان آیات میں فرقہ پرستی کو اللہ تعالیٰ کا عذاب کہا گیا ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے آتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں۔اس لیے قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے عذاب آتے ہیں۔

- سورہ ''ق'' آیت 45۔ پارہ 26

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپ ﷺ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس آپ ﷺ اس قرآن سے ہر اس انسان کو نصیحت کریں جو میرے عذاب کی دھمکی سے ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس قرآن پاک کی نصیحت پہنچانے والے ہیں۔

- سورہ شوریٰ۔آیت 48 کا پہلا اور دوسرا حصہ۔ پارہ 25

پھر اگر وہ پھر جائیں تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ ﷺ کے ذمہ تو پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا جو لوگ قرآن پاک سے مرتد ہو کر فرقے بناتے ہیں۔یہ لوگ قرآن پاک سے پھر چکے ہیں۔ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا مرتدوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

- سورہ شوریٰ۔آیات 44 تا 48۔ پارہ 25

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو ہم

نے آپ ﷺ کوان کی حفاظت کرنے والا بنا کرنہیں بھیجا آپ کے زمہ تو بس مبین پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلیئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اپنے رب کو قبول کرلواس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے ۔

سورہ شوریٰ۔آیت 6۔پارہ 25

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو اپنا ولی بنالیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے وکیل نہیں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 9 تا 10۔پارہ 25

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شئے پر قادر ہے اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سن لیا کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اختلاف رکھنے والوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔یعنی فرقہ پرستوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔

سورہ ہود۔آیت 12۔پارہ 12

ایسا نہ ہو کہ آپؐ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپؐ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اسی وجہ سے آپ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا آپؐ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور وکیل تو ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے۔

سورہ انعام۔آیات 66 تا 67۔پارہ 7

اور آپ کی قوم نے اس یعنی قرآن پاک کو جھٹلا دیا حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظہور کا وقت مقرر ہے عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا یہ جواب ان لوگوں کیلیئے ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا رکھا ہے لوگوں کو قرآن دکھایا جائے تو وہ فضول باتیں کرنے لگتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی کا دوٹوک جواب ہے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں۔تمہیں اس کا پتہ جلد ہی چل جائے گا کہ قرآن پاک سچ تھا۔کیونکہ ہر کام ہونے کا وقت مقرر ہوتا ہے۔

- سورہ احزاب ۔ آیت 1 تا 3 ۔ پارہ 21

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کافروں اور منافقین کی اطاعت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔ جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے اس کی اطاعت کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارا وکیل ہونے کیلئے کافی ہے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہے ہیں

کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو ۔ یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کرو ۔ یہ اُس دور کے فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں اور وکیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے ۔

- سورہ تغابن ۔ آیت 12 ۔ پارہ 28

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے ۔ یا اس کا ترجمہ یوں بھی کرسکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ رسول کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے پھر اس پیغام سے پھر جانا یعنی مرتد ہو جانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے ۔ جبکہ پیغام کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے ۔ قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے ۔

- سورہ بنی اسرائیل ۔ آیت 93 کا آخری حصہ ۔ پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں ۔

- سورہ نور ۔ آیت 54 ۔ پارہ 18

آپ ﷺ کہہ دیجئے ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو اُس کے ذمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ نبی کے ذمہ تو قرآن پاک کی تبلیغ کا بوجھ ہے اور ہمارے ذمہ اس تبلیغ کو قبول کرنے کا بوجھ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے ۔ رسول ﷺ کے ذمے مبین یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے ۔

- سورہ فرقان ۔ آیت 30 تا 31 ۔ پارہ 19

رسول کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب راہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں سنا جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں ۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور راہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور راہنمائی

کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیت 25 تا 31۔پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہو گا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہو گی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہو گا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔اور کہے گا۔کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین و حضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاءاللہ سمجھ آجائے گی۔

خواتین و حضرات!

کیا ہم نے رسولؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ نحل۔آیات 82 تا 83۔پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک آپ کا ذمہ مبین پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر ہیں۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔

ان آیات میں ہمارا دوٹوک حال اور صورتحال موجود ہے نبی کریم ﷺ نے تو قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کا انکار کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر کافر بن چکے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیت 92۔پارہ 6

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور بچ جاؤ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر تو بس مبن پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک سنا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت قرآن پاک کے پیغام کی اطاعت میں ہے اگر ہم نے قرآن پاک سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے تو نبی ﷺ کے ذمہ ہم تک قرآن پاک پہنچانا ہے۔ہم لوگ فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے نافرمان بن چکے ہیں۔قرآن پاک سے پھر گئے۔مرتد ہو گئے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو

خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

سورہ یونس۔ آیت 101 پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبر دار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آ سکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ کوئی معجزہ اور رسول ان لوگوں کے کام نہیں آنے والا۔ جو ایمان نہیں لاتے ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی جو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتا اور اس کی اطاعت نہیں کرتا کوئی معجزہ اور کوئی رسول ان کے کام نہیں آ سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب ہے۔

سورہ زخرف۔ آیت 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے "اللہ تعالیٰ نے" پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے آپ ﷺ کو ان سے منہ موڑنے کا حکم ہے رسول ﷺ نے لوگوں کے بارے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانے والے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے جلد ہی تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔

سورہ ص۔ آیات 86 تا 88۔ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ انعام۔ آیت 57 تا 58۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پر ہوں جسے تم نے جھٹلا دیا ہے اور جس کی تم جلدی کر رہے ہو وہ عذاب میرے پاس نہیں ہے۔ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے جو سچ بیان کرتا ہے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں اور قرآن پاک پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب یہ ہے چونکہ تو نے اس سچ کو جھٹلا دیا ہے میرے پاس تمہیں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے جس عذاب کی تمہیں جلدی ہے اگر میرے پاس وہ اختیار ہوتا تو تم پر آچکا ہوتا حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سوہ نجم۔آیات 29 تا 30۔ پارہ 27

پس اس سے منہ پھیرلیں۔ جو ہماری نصیحت سے پھر جائے۔ جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ ان کے علم کی رسائی بس اتنی سی ہے۔ بلا شبہ آپ ﷺ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے گمراہ ہو گیا ہے اور کون ہدایت پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک سے پھر جانے والے یعنی فرقے بنانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے قرآن سے پھر جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی منہ موڑنے کا حکم دیدیا ہے۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔ پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات

!ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔ کہا ے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ نبی اسرائیل۔آیت 86۔پارہ 15

اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو واپس لے لیں پھر تم اس کیلئے ہمارے مقابلے میں کسی کو وکیل نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے بات کر رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی خود مختاری دکھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم آپ ﷺ کی طرف نازل کردہ وحی کو واپس لے لیں تو پیغمبر کے پاس ایسا کوئی وکیل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر آسکے اور اس سلسلے کیلئے کچھ کر سکیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی وکیل بھی نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بھی وکیل نہیں بن سکتا۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجئے۔کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میر غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ وہ ہے۔جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔

- سورہ فرقان 40 تا 44 پارہ 19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو خدا بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

- سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(حصہ پنجم)

(حصہ پنجم)۔ ہمارا ولی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

- سورہ یونس۔ آیت 62۔ پارہ 11

خبردار رہو بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں یعنی دوست ہیں ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی یعنی دوست پر کوئی خوف اور غم کا مقام نہیں ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لائے ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اور پرہیزگار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کے سچ کی تصدیق کرنا اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔

قرآن پاک کے فرمان کے مطابق یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق آپ نے ولی کا مطلب جانا

اب ہم ایسی آیات قرآن پاک سے دیکھتے جائیں گے۔ تاکہ ولی کا مطلب اچھی طرح واضح ہو جائے۔

- سورۃ اعراف۔ آیت 35 تا 36۔ پارہ 8

اے آدم کی اولاد جب تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں جو میری آیات پڑھ کر سنائیں جو پرہیزگاری اختیا کرے گا اور اپنی اصلاح کریگا انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سے اپنی اصلاح کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سے اپنی اصلاح

نہ کریں بلکہ آیات کو جھٹلا دیں وہی دوزخی ہیں۔

آپ نے ان آیات میں اُن لوگوں کو دیکھا۔جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو دیکھا۔آیات میں اچھی طرح غور کریں۔

سورۃ البقرہ۔آیات 38 تا 39۔ پارہ 1

پھر ہم نے کہا تم سب کے سب یہاں سے نکل جاؤ پھر جو میری طرف سے ہدایت تمہارے پاس آئے اور جس نے میری ہدایت کی اطاعت کی تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ پریشان ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور انہیں جھٹلایا تو یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم اس وقت جاری کیا جب انسان اور شیطان کو جنت سے نکالا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے پاس میری ہدایت یعنی کتاب آئے گی۔جو میری ہدایت کی اطاعت کریگا اس پر کوئی غم اور خوف نہ ہوگا۔

سورہ زخرف۔آیات 66 تا 69۔ پارہ 25

پس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو سب دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بن کے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کے فرمانبردار بن کر رہے۔

سورہ انعام۔آیت 48 تا 49۔ پارہ 7

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں جو کوئی ایمان لے آیا اور اپنی اصلاح کر لی اس پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوگا اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا جو ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کی ایسے لوگوں کو کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورۃ اعراف۔آیت 49۔ پارہ 8

کیا یہی وہ لوگ تھے جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہیں کرے گا ارشاد ہوگا جنت میں چلے جاؤ تمہارے لیے نہ خوف ہے اور نہ کوئی غم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن پر کوئی خوف نہیں ہوگا یہ ایمان والے لوگ ہوں گے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے لوگ ہوں گے۔جن کو ہم پچھلی آیات میں دیکھا چکے ہیں۔قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والوں کو فرقہ پرست طرح طرح سے قسمیں کھا کر نشانہ بناتے ہیں اور انہیں گمراہ کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔

سورۃ البقرہ۔آیت 277۔ پارہ 3

بے شک جو لوگ ایمان لائیں اور صالح عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں ان کا اجر بے شک اس کے رب العالمین کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی

قسم کا خوف اور غم نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کے ساتھ نماز قائم کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے اور زکواۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ ذمر۔آیت 61۔پارہ 24

اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا۔نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو کامیابی سے نجات دے گا اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔پرہیز گار کسے کہتے ہیں۔جو قرآن پاک سے نافرمانی والی باتوں سے بچے اور جن باتوں کا قرآن پاک نے حکم دیا ہے ان پر عمل کرے یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے کو پرہیز گار کہا جاتا ہے۔

سورہ المائدہ۔آیت 69۔پارہ 6

بے شک جو ایمان لائے وہ یہودی ہوں،نصاریٰ ہوں یا عیسائی ہوں جو بھی ہو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے بے شک اس کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کے فرمانبردار بن کر رہے۔چاہے وہ یہودی ہوں،نصاری ہوں یا عیسائی ہوں یا کوئی بھی ہوں۔

سورہ حٰم السجدہ۔آیات 30 تا 31۔پارہ 24

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت خوف کھاؤ اور نہ غم کھاؤ اور جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے اور تمہارے لیے وہ سب کچھ موجود ہوگا جو تم مانگو گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ڈرنے اور غم کرنے سے منع کیا ہے اور جنت کی خوشخبری دی گئی ہے جنہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کو رب مانا اور اس پر مرتے دم تک قائم رہے یعنی شرک نہیں کیا فرشتے ایسے ہی لوگوں کے دنیا میں بھی دوست ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی دوست ہوں گے۔

سورہ احقاف۔آیت 13 تا 14۔پارہ 26

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ جنت والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ڈرنے اور غم کرنے سے منع کیا ہے اور جنت کی خوشخبری دی گئی ہے جنہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کو رب مانا اور اس پر مرتے دم تک قائم رہے یعنی شرک نہیں کیا فرشتے ایسے ہی لوگوں کے دنیا میں بھی دوست ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی دوست ہوں گے۔

سورہ البقرہ۔آیت 262۔پارہ 3

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے رب کے ہاں اجر ملے گا ان پر کسی قسم کا غم اور خوف نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے رب کے ہاں اجر ملے گا ان پر کسی قسم کا غم اور خوف نہیں ہوگا۔

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کے لیے غم اور خوف نہیں ہوتا ایمان کے ساتھ ایک اور نشانی بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 274۔پارہ 3

اور جو لوگ اپنا مال دن اور رات پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کے لیے غم اور خوف نہیں ہوتا ایمان کے ساتھ ایک اور نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ رات دن اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی نشانیاں نوٹ کیں وہ ایمان لانے والے ہوتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں زکوٰۃ دینے والے اور رات دن اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے والے ہوتے ہیں یہ پرہیز گار ہیں یہ ولی ہیں یہی ایمان والے ہیں ان کے لیے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری ہے۔ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورۃ البقرہ۔آیت 257۔پارہ 3

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے اور ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کافر ہیں طاغوت کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے ،یعنی جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھے اور اس کی اطاعت کرے۔ایسے لوگوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔اللہ اپنے آیات کے ذریعے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔طاغوت کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کے سِوا کسی اور کو ولی مانے گا تو وہ دوزخی ہے۔طاغوت کی اطاعت کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ولی صرف قرآنِ پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 6۔پارہ 25

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن کی نگرانی کر رہا ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ،اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی نگرانی کر رہا ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہیں اور ایسے لوگوں کے وکیل نبی کریم ﷺ ہرگز نہیں ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اٹل ہے جو ہر کسی پر لاگو ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر لوگوں نے اطیع الرسول کی آڑ میں سمجھ رکھا ہے کہ اللہ کے علاوہ رسول ﷺ ان کے وکیل ہو سکتے ہیں تو وہ سن لیں کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی کے وکیل نہیں

ہیں۔

سورہ شوریٰ ۔ آیات 9 تا 10 ۔ پارہ 25

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف رجوع ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ صرف ولی تو اللہ تعالیٰ ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی صفت بیان کرتے ہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز قادر ہے جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے ہیں وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

سورہ شوریٰ ۔ آیات 44 تا 48 ۔ پارہ 25

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کرسکو گے پھر اگر وہ منہ پھیرلیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمہ تو بس پیغام پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اپنے رب کو قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے ۔

سورہ زخرف ۔ آیت 86 ۔ پارہ 25

اور جن لوگوں کو یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے البتہ جس کسی نے سچ یعنی قرآن پاک کی گواہی دی ہو اور اس کا خوب علم بھی رکھتا ہو۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں یہ واحد آیت ہے جس میں ایک انسان دکھایا گیا ہے۔ وہ انسان جو قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دے اور اس کے پاس قرآن پاک کا علم ہو وہ سفارش کا اختیار رکھتا ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اور جن لوگوں کو یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔

سورہ زخرف ۔ آیات 87 تا 89 ۔ پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ ”اللہ تعالیٰ نے“ تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور رسول کے اس قول کی قسم اے

میرے رب یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے پس آپؐ ان سے منہ پھیر لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں آپ ﷺ ان سے منہ پھیر لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے جلد ہی سب کچھ جان لو گے۔

سورہ اعراف۔آیات 196 تا 199۔پارہ 9

اور بے شک میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام نیک لوگوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر آپ ﷺ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ نہیں سنتے اور آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے بس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو انسان کی راہنمائی کیلئے کتاب نازل کرتا ہے اور وہی تمام نیک لوگوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ کوئی بھی اختیار نہیں رکھتے اپنی ذات کیلئے بھی کوئی اختیار نہیں رکھتے۔اور جاہلوں کو آپ ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ نہیں سنتے اور آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے بس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ 8

جو کتاب آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں اور اس کے علاوہ کسی بھی ولی کی اطاعت سے منع کر دیا گیا ہے۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہو گا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بالکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنہوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنہوں اپنے فرقوں کے مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے

۔اورقرآن پاک سے آنکھیں بند کررکھی ہیں۔اوروہ قرآن پاک کے سچ کوسننا بھی گوارہ نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اوروہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔ وہ کیا سوچتے تھے کہ االلہ تعالیٰ کوچھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کوہی ولی یعنی مددگار بنالیں گے۔ ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔ یہ جہنم ہی ان کوبدلے میں ملے گی اورایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پرعمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گےاوروہاں سے کہیں جانانہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اورتمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر2 رسولوں پرایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا32۔ پارہ26

اورجس وقت ہم آپ ﷺ کی طرف جنات کے ایک گروہ کو لے آئے تاکہ وہ قرآن سنیں جب وہ حاضر ہوئے۔تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش ہوجاؤجب قرآن پڑھا جاچکا تو وہ اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کرلوٹے اور بولے اے ہماری قوم بےشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جوموسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جواپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہےاور سچے اورسیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو قبول کرلواوراس پرایمان لے آؤاللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اورتمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کوقبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کوعاجز نہ کرسکے گا اوراللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کا کوئی ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات اپنی قوم کوقرآن پاک کی طرف بلارہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے رسول ﷺ کوقبول کرلو۔اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اورتمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جوکوئی رسول ﷺ کوقبول نہیں کریگا تو وہ اللہ تعالیٰ کوعاجز نہیں کرسکتا اوراللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کا کوئی ولی نہیں ہوگا یہی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 97 کا پہلا حصہ۔ پارہ15

اورجس کواللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہےاور جسے وہ گمراہ کردے تواس کے سواایسے لوگوں کیلئے توکوئی ولی نہیں پائے گا ان لوگوں کوہم قیامت کے دن اوندھے منہ گونگے اور بہرے بنا کراُٹھائیں گے اوران کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکادیں گے یہ ان کی سزاہےاس لئے کہ وہ ہماری آیات سے کفرکرتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجائیں گی تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے دشمن کی تصویر دکھائی گئی ہے کہ جس کواللہ تعالیٰ ہدایت دے یعنی قرآن دے وہی ہدایت پانے والا ہےاور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کا کوئی ولی اللہ تعالیٰ کے سوانہیں ہے۔

سورہ کہف۔آیت 17 کا دوسرا حصہ۔ پارہ15

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاسکتا ہےاور جسے وہ گمراہ کردے اس کیلئے تم کوئی ولی مرشد نہیں پاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میری باتوں میں سے ایک بات ہے کہ جسے میں ہدایت دیتا ہوں وہی ہدایت پانے والا ہےاور جسے میں گمراہ کردوں تم اس کیلئے کوئی ولی مرشد نہیں پاؤگے۔یعنی جوقرآن پاک سے ہدایت نہیں پاتا اس کیلئے کہیں ہدایت نہیں ہے۔

سورہ انعام ۔آیت 71۔ پارہ 7

اپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ نقصان اور کیا ہم اُلٹے پاؤں پھیر دیے جائیں یعنی مرتد ہو جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے اس انسان کی طرح جس کو شیطان نے راستہ بھلا کر زمین میں حیران کر دیا۔اس کے دوست اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں۔کہ ہمارے پاس آجاؤ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارنے والے کو مرتد کہا گیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت یعنی قرآن پاک دے دیا ہے اس ہدایت یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود مرتد ہونے والے کی حالت اس انسان کی طرح ہے جسے شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ زمین میں حیران اور پریشان کھڑا ہو اس کے ساتھی اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہوں۔

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں تمام دنیا والوں کے نام رسول کا خطاب ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت یعنی قرآن پاک کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ نقصان اور کیا ہم اُلٹے پاؤں پھیر دیے جائیں یعنی مرتد ہو جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے اس انسان کی طرح جس کو شیطان نے راستہ بھلا کر زمین میں حیران کر دیا۔اس کے دوست اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں۔کہ ہمارے پاس آجاؤ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں۔

تمام فرقہ پرست جو لوگوں کو اپنے فرقوں کی طرف بلاتے ہیں۔ان تمام لوگوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں۔یعنی قرآن پاک اصل ہدایت ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں۔

سورہ النحل۔آیات 97 تا 100 پارہ 14

جو کوئی صالح عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان لاتے ہیں۔اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف اُن ک لوگوں پر پر چلتا ہے جو شیطان کو ولی بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی بناتے ہیں شیطان کا زور صرف ان پر چلتا ہے۔یہی لوگ مشرک ہیں۔

سورہ اعراف۔آیت 30۔ پارہ 8

اس نے ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اِن آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ دنیا میں صرف دو فرقے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کا فرقہ جو ہدایت پر ہوگا۔اور دوسرا شیطان کا فرقہ جس پر گمراہی ثابت ہے۔

سورہ اعراف۔آیت 27 کا آخری حصہ۔پارہ 8

بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت نہ کرنے والوں کا ولی شیطان کو بنا دیتا ہے۔

- سورہ شوریٰ۔ آیت 31۔ پارہ 25

اور تم زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا نہ کوئی ولی ہے نہ مددگار۔

- سورہ یونس۔ آیت 101۔ پارہ 11

کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے اور ان کی اطاعت نہیں کرتے کوئی معجزہ اور رسول اسے اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتے۔

- سورہ شوریٰ۔ آیت 8۔ پارہ 25

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک امت بنا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی ولی ہے اور نہ مددگار۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی ولی نہیں ہے کوئی مددگار نہیں ہے۔

- سوہ عنکبوت۔ آیات 41 تا 45۔ پارہ 21

مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا ہو اور گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے کاش وہ اس بات کا علم رکھتے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر اس چیز کو جسے وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ زبردست و رحکمت والا ہے اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں اور ان کو صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے بلاشبہ اس میں ایمان لانے والوں کیلئے زبردست معجزہ ہے جو کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس کو پڑھتے رہیے اور نماز قائم کیجئے بے شک نماز برے کاموں اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مکڑی کہہ رہا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں یہ لوگ مکڑی کا گھر بنا رہے ہیں یہ مکڑی کا گھر سب سے کمزور گھر ہے اسے کوئی استقامت نہیں ہے اور انسان اس طرح کا گھر جو ساری زندگی محنت کر کے بناتا ہے اس گھر کو اللہ تعالیٰ سب سے کمزور گھر کہہ رہے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس کا نام ونشان مٹ جانے والا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صرف علم والے لوگ ہی میری بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی بڑائی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سچائی کے ساتھ زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے بلاشبہ اس میں ایمان لانے والوں کیلئے معجزہ ہے۔ پس آپ اس کتاب کو پڑھتے رہیے نماز پڑھیے۔ نماز برائیوں اور بے حیائی سے روکتی ہیں اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سب سے بڑی چیز ہے۔

- سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔ پارہ 2

ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔ یہودی اور عیسائی آپ سے گز راضی نہ ہونگے۔ جب تک کہ آپؐ ان کے طریقے کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔ آپؐ کہہ دیجیے کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ ورنہ اس علم کے بعد

جوآپؐ کے پاس آچکا ہے۔تم نے ان کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالی کی پکڑ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسطرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔وہ اس قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔جواس سے کفر کرتے ہیں۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔کیونکہ آپؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔قرآن پاک کے علم کے آنے کے باوجود لوگوں نے دوسرے لوگوں کے علم کی اطاعت کی تو انہیں کوئی ولی کوئی مددگاراللہ تعالی کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں اللہ تعالی کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو ہدایت نہیں سمجھا۔اللہ تعالی کے علم قرآن پاک کو علم نہیں سمجھا اور دوسرے لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو جن لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو ایسا کوئی ولی مددگار ان کو اللہ تعالی سے بچانے والا نہیں ہے۔حالانکہ اللہ تعالی نے رسولؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا تھا مگر اس کے باوجود جن لوگوں نے قرآن پاک کے سچ کو چھوڑ کر دوسروں کی ان کو اپنا مددگار اور ولی سمجھا ان کو اللہ تعالی سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ ﷺ سے کافروں کے بارے میں کوئی سوال ہوگا۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 88۔پارہ 20

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔آپؐ کہہ دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہے۔اور آپ ﷺ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔مگر یہ تو صرف رب کی رحمت ہے۔پس آپؐ کافروں کے مددگار نہ بنیں۔اور آپ ﷺ کو یہ لوگ اللہ تعالی آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روکیں۔اور آپؐ اپنے رب کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔اسی کا حکم چلتا ہے اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔

اللہ تعالی قرآن پاک فرض کرنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ کہیں تمہیں اللہ تعالی کے کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالی کی آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روک دیں۔آپؐ صرف اللہ تعالی کی آیات کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کسی اور طرف بلانے اور رجوع کرنے کو شرک کہتے ہیں اللہ تعالی نے آپؐ کو اس شرک سے منع کیا۔اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو پکارنا بھی شرک ہے۔اللہ تعالی کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔اللہ تعالی کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔اور آخر کار حکم تو اللہ تعالی کا ہی چلتا ہے اور نافذ ہو کر رہتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔جو ہم پر فرض کیا گیا ہے۔جس کے بارے میں ہم سے قیامت والے دن پوچھا جائے گا۔اللہ تعالی سورہ زخرف آیت 44 پارہ نمبر 25 میں فرماتے ہیں۔اور بیشک یہ قرآن آپؐ کے لیے اور آپؐ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور جلد ہی آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

میں نے کسی سے کہا کہ قرآن پاک ہم پر فرض ہے۔تو اس نے مجھے کہا کہ نہیں قرآن پاک رسول ﷺ پر فرض تھا۔تو پھر میں نے اُس سے پوچھا۔تو پھر اس آیت کا کیا

مطلب ہے۔

سورہ ذمر۔آیت 41۔ پارہ 24

بیشک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچا دیا ہے ۔پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ہمیں یہی بات بتائی گئی۔کہ رسول ﷺ پر قرآن لوگوں کے لیے نازل کیا گیا۔اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا انتخاب کیا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم کی پہلی آیت میں فرمایا۔

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے ۔

سورہ رعد۔آیت 36 تا 37 پارہ 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں دو خطاب ہیں۔ایک رسول ﷺ کا دوسرا اللہ تعالیٰ کا۔

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو دنیا بھر کے تمام فرقہ پرستوں کے نام ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے

پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

دونوں مثالوں میں ایک رب کی غلامی کا حکم ہے جس کی رسولؐ نے اطاعت کی اور ہمیں بھی اسی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔

مگر ہمارا دماغ اس اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے طریقے کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔یعنی فرقے بنالے ۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔کہ تین مثالیں دیں گئی۔پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔

سورہ الجاثیہ آیات 6 تا 11 پارہ 25

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ان کے آگے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کفر کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔فرقہ پرست جو رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں ان آیات میں اُس رویے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔یہ لوگ چاہے رسول ﷺ کے دور کے ہوں یا ہمارے دور کے ہوں یا قیامت کے قریب کے کسی دور میں پائے جاتے ہو ں۔اسے تمام فرقہ پرستوں کا انجام دکھایا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر

اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔ جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔ پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔ تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔ اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

سورہ انعام آیت 13 تا 14 پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ سب کو کھلاتا ہے۔ اور اُسے کوئی نہیں کھلاتا۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے۔ کہ مین سب سے پہلے فرمابردار بنوں۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ جس پر سے وہ ٹال دیا گیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ سب کو کھلاتا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے۔ کہ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنوں۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔

۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ جس پر سے وہ ٹال دیا گیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہ کی۔ بلکہ فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کی۔ اور اُن کو اپنا ولی سمجھا۔ یعنی اپنا دوست یا مددگار سمجھا تو ہم مشرک بن جائیں گے۔

ہمارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر ہم نے رسول ﷺ کی بات مانی۔ تو یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہوگی۔ اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔ ورنہ رسول ﷺ کی نافرمانی ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوگی۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔ اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔ غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی

وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں [illegible]

کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔ رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔ کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ کون لوگ قیامت والے دن غمگین نہیں ہوں گے

سورہ زمر۔ آیات 53 تا 62۔ پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔ کہ اے میرے غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔ قیامت

والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا80 پارہ10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔ اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔ بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لیے کافی ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔ اُن لوگوں کی طرح جوان سے پہلے تھے۔ اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔ مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔ پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔ اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔ اور تم بھی مشغول ہوگئے۔ جس طرح وہ ہو گئے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے۔ اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔ اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی دے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔ اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔ اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے۔ اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔ اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے۔ اور وہ پھرنے والے ہی تھے۔

۔پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے۔ یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 67 تا 68۔ پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھا نہ نصرانی تھا بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں نہ تھا۔ بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ

لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبیؐ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی وضاحت کررہے تھے کہ وہ نہ یہودی نہ عیسائی تھے بلکہ وہ تو ایک فرمابردار تھے اور ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے جنھوں نے اس کی اطاعت کی اب یہ نبیؐ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

سورہ توبہ آیات 71 تا72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جو مومن ہیں یعنی جو ایمان لائیں گے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا اجن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس سب کچھ تو ہوگا۔ مگر سب سے بڑی چیز جو ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد فرقہ پرستوں اور اللہ تعالیٰ میں صلح کرانا ہے۔ کیونکہ جو فساد نام نہاد مفسران صاحبان قرآن کی تفسیر کی آڑ میں کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو اللہ تعالیٰ سے بہت دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکوک پیدا کر دیے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے غلاموں میں عجیب فساد ڈال دیا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے غلام خود قرآن پاک کھولیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آج تو مان جائے گا۔ ورنہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں مانے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہتا ہے۔ مشرک کہتا ہے منافق کہتا ہے۔ گمراہ کہتا ہے۔ اور ظالم کہتا ہے۔ اور ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا ایسے لوگ اللہ تعالیٰ سے معذرت کر سکیں گے ۔ کاش کہ یہ لوگ ایمان والے ہوتے۔ یعنی سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔

خواتین وحضرات

کاش لوگوں نے رسول ﷺ پر یقین کیا ہوتا اُن کے لائے ہوئے قرآن پاک کو سچ سمجھا ہوتا۔ تو آج ہم زلیل نہ ہو رہے ہوتے۔ اور ابھی تو قیامت والے دن سے زلیل ہونے والا عمل شروع ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے صلح کے خواہشمند ہیں۔ تو آج سے ہی قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ سے صلح کر کے قرآن پاک سے رجوع کریں اور اللہ تعالیٰ کے پکے دوست بن جائیں۔ یعنی پرہیزگار بن جائیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجئے۔ کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔ بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالی لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ فرقان 40 تا44 پارہ19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالی نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیت28 پارہ3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ اوجو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالی تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالی ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالی تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالی ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔